عبادات کے علاوہ دیوانی، فوجداری، تعزیرات، لگان، مالگذاری، شہادت، معاہدہ، وراثت، وصیت اور بہت سے قوانین موجود تھے۔ بعض مؤرخین نے لکھا ہے کہ اس مجموعہ کی تعداد ۱۲ لاکھ سے زیادہ تھی، ہارون الرشید کی وسیع حکومت جو سندھ سے ایشائے کوچک تک پھیلی ہوئی تھی، انہیں اصول پر قائم تھی۔ اور اس زمانہ کے تمام مقدمات انہیں مسائل کو سامنے رکھ کر فیصل کئے جاتے تھے۔

عرب میں اور خصوصاً مکہ اور مدینہ طیبہ میں امام ابو حنیفہ کے فقہی مسائل بہت کم رواج پا سکے، اس کی وجہ یہ تھی کہ امام مالک، امام شافعی، امام حنبل اور دوسرے مجتہدین وائمہ موجود تھے۔ مگر پھر بھی تمام ممالک اسلامیہ میں امام ابو حنیفہ کے فقہ کو جو ترقی حاصل ہوئی، وہ دوسرے ائمہ کو حاصل نہیں ہو سکی۔ اس کی بڑی وجہ یہ تھی کہ فقہ حنفی ضروریاتِ انسانی کے لئے بہت مناسب اور موزوں واقع ہوا تھا چنانچہ چند خاص خاص شاگردوں نے فقہ حنفی کو اتنا مضبوط اور مقبول بنادیا کہ ہارون رشید سے لے کر آخر زمانہ تک اکثر سلاطین وبادشاہ حنفی مسلک کے حامی تھے۔

مجلّہ فقہ اسلامی : کفالت اسکیم

مجلّہ فقہ اسلامی کے اعزازی طلب گاروں کی طرف سے مسلسل خطوط موصول ہوتے رہتے ہیں، ہم پہلے ہی ہر ماہ ۵۰۰ نسخے علماء کرام اور مختلف اداروں کو اعزازی ارسال کرتے ہیں مزید اعزازی رکنیت کی گنجائش نہیں تاہم ہم نے ایک کفالت اسکیم کا آغاز کیا ہے جس کے ذریعہ ممکن ہے بہت سے لوگوں کی مدد ہو سکے۔ اس اسکیم کے مطابق آئندہ اعزازی طلبگاروں کے نام پتے مجلّہ میں شائع کئے جائیں گے اور اصحابِ خیر کو دعوت دی جائے گی کہ وہ ان میں سے جس کی چاہیں کفالت قبول فرمالیں ۔یعنی ان کی طرف سے رکنیت فیس جمع کرادیں تو مجلّہ ان کے نام جاری کردیا جائے گا۔

سرِ دست مندرجہ ذیل افراد واداروں کو مجلّہ فقہ اسلامی اعزازی طور پر درکار ہے اگر کوئی صاحبِ خیر ان کا سالانہ زرِ اعانت / ممبر شپ فیس ادا کر کے ان کی کفالت اور صدقہ جاریہ کا ثواب لینا چاہیں تو ان کی طرف سے ایک دو یا سب کی ممبر شپ فیس ارسال فرمائیں ہم مجلّہ ان کے نام جاری کردیں گے۔

انوارِ باہو لائبریری، اندرون بھاٹی گیٹ لاہور۔ الرضا لائبریری، کالونی نمبر ۱، خانیوال

جناب مولانا محمد یونس بھٹی صاحب امام مسجد زرگرانوالی، کالاباغ ضلع میانوالی۔

اسلامک لائبریری، کلور کوٹ۔ ضلع بھکر۔ مدرسہ انوار رضا تعلیم القرآن، شہداد پور۔

☆ اذا تعارض الحقوق قدم منها المضيّق ☆

قارئین کے خطوط

مجلّہ فقہ اسلامی کے مغفرت ذنب نمبر کی اشاعت کے بعد سے ہمیں مسلسل خطوط موصول ہو رہے ہیں، اور ان میں سے ۹۹ فیصد صرف مجلّہ اور مجلس ادارت کی تعریف و توصیف پر مبنی ہیں، معاصر ماہنامہ معارفِ رضا میں اس پر تبصرہ کی اشاعت کے بعد تو مجلّہ فقہ اسلامی کے نام حضرتِ علامہ مفتی سید شاہ حسین گردیزی دامت برکاتہم کی تائید میں خطوط کا جو ایک طومار لگ گیا ہے اسے قارئین کی رائے کے طور پر شائع کرنا ہمارے لئے ایسا ہے جیسے خطوط نمبر شائع کرنا ہو، جس کے ہم متحمل نہیں ہو سکتے۔

علم و تحقیق کے میدان کی ایک نامور شخصیت (جناب پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد صاحب) جو خوش قسمتی سے مجلّہ فقہ اسلامی کے مستقل قارئین میں بھی شامل ہیں اور علمی دنیا میں اپنا ایک خاص مقام اور خاص علمی شہرت رکھتے ہیں، کی ایک ۱۴ صفحات پر مشتمل مثبت تحقیقی تحریر ہمیں موصول ہوئی ہے جسے شائع نہ کرنا اہلِ علم کے ساتھ زیادتی کے زمرہ میں جائے گا۔ ہم انشاء اللہ اسے من و عن تو آئندہ کسی شمارہ کی زینت بنائیں گے سرِ دست اس کی تلخیص پیشِ خدمت ہے۔

نبیرۂ محدثِ سورتی جناب خواجہ رضی حیدر صاحب کا خط بھی شاملِ اشاعت ہے۔

معزز قارئینِ کرام! متعدد احباب و حضرات نے ہمیں خط لکھ کر منی آرڈر ارسال کر کے اور ڈاک ٹکٹ بھیج کر مغفرتِ ذنب نمبر طلب کیا ہے، اور یہ خطوط اتنے ہیں کہ ہر ایک کو الگ الگ جواب لکھنا ممکن نہیں ۔ لہذا درج ذیل سطور کو اپنے خطوط کا اجتماعی جواب سمجھیں۔

ہم پہلے ہی (شمارہ مارچ میں) عرض کر چکے ہیں کہ ہمارے پاس اس خاص نمبر کی تمام کاپیاں ختم ہو چکی ہیں اور مزید اشاعت کا فی الحال کوئی ارادہ نہیں کہ وقت اور وسائل اس کی اجازت نہیں دیتے ۔ چنانچہ ہم اِن تمام احباب سے معذرت خواہ ہیں جنہوں نے رسالہ طلب کیا ہے اور ہمیں رقوم بھجوائی ہیں، وہ حضرات اپنی رقوم کے بدلہ چاہیں تو مجلّہ کے مستقل قاری بننے کے لئے سالانہ بنیادوں پر مجلّہ جاری کروالیں یا اپنی رقوم واپس منگوالیں۔ ہمیں آپ کے جواب کا انتظار رہے گا۔ اس زحمت پر معذرت خواہ ہیں ۔(مجلسِ ادارت)

☆جب حقوق باہم متعارض ہوں تو ان میں جس کا وقت تنگ ہو اسے ترجیح حاصل ہوگی☆

معروف محقق، استاذ، اسکالر، پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں

سورۂ فتح کی آیت نمبر۲ میں ''مغفرتِ ذنب'' میں ذنب کی نسبت کے بارے میں گزشتہ بارہ تیرہ سال سے علماء کے درمیان بحث چل رہی ہے۔

علامہ شاہ حسین گردیزی نے ''ذنب'' کے لغوی اور اصطلاحی معنی کی بڑی نفیس تحقیق کی ہے۔ اس سے قبل اس تفصیل سے یہ تحقیق فقیر کی نظر سے نہیں گزری۔ یہ تحقیق اُن علماء کے لئے بھی مفید ہے جو ''ذنب'' کے معنی صرف ''گناہ'' سمجھتے ہیں اور ''ذنب'' کا ترجمہ گناہ ہی کرتے ہیں اور حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نسبت دیتے ہیں۔ منشاء الٰہی حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عصمت کی حفاظت اور آپ کی شان بڑھانا ہے پس جس بات سے عصمت پر حرف آتا ہو یا شان گھٹتی نظر آتی ہو وہ قابل قبول نہ ہوگی خواہ دلائل کتنے وزنی کیوں نہ ہوں۔ کیونکہ یہ منشاء الٰہی کے خلاف ہوگی۔

چونکہ ''ذنب'' کو حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نسبت دینے والے علماء اپنے حق میں دلائل رکھتے ہیں اس لئے اُن کے خلاف فتویٰ دینے میں نہایت حزم و احتیاط کی ضرورت ہے۔ کیونکہ بدعقیدہ علماء کے علاوہ علماء اہل سنت نے ''ذنب'' کو حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نسبت دی ہے، ہاں! اگر نسبت دیتے وقت کسی بھی عالم کے طرزِ بیان میں بے ادبی و گستاخی نظر آتی ہو تو اُس کی گرفت کی جائے گی کیونکہ ادب کا تعلق علم سے ہی نہیں زبان سے بھی ہے۔ لیکن یہ گرفت نرمی سے کی جائے جیسا کہ فاضل مقالہ نگار علامہ شاہ حسین گردیزی نے گرفت فرمائی ہے۔ ہر انسان کو اپنے نفس سے محبت ہوتی ہے جو ساری برائیوں کی اصل ہے۔ کبھی کبھی انسان اپنی انا کی خاطر ادب کی ہر حد کو پار کر جاتا ہے اس لئے نرمی اور ملاطفت کی ضرورت ہے اور یہ حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت ہے جس کا قرآنِ حکیم میں ذکر موجود ہے۔

اللہ تعالیٰ حضرت عطاء بن عبداللہ خراسانی تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (م ۵۰ھ تا ۱۳۵ھ) کی قبر شریف کو نور سے معمور فرمائے کہ انہوں نے پہلی صدی ہجری کے نصف آخر دوسری صدی ہجری کے نصف اول میں سورہ فتح آیت نمبر۲ کا ایسا ترجمہ کیا جو ہر دل کو بھا گیا یعنی ''ذنب'' کو امت سے نسبت دی۔ یہ سب کچھ عربی قواعد و ضوابط کے مطابق کیا جس کا ذکر بڑی تفصیل کے ساتھ فاضل مقالہ نگار علامہ شاہ حسین گردیزی نے کیا ہے۔ جو بات مسلمہ قواعد و ضوابط کے مطابق ہو ہرگز ہرگز رد نہیں کی جاسکتی۔ قرآنِ حکیم کی ایک آیت میں "استغفر لذنبک" (سورہ محمد آیت نمبر ۱۹) کا

امام محمد بن ادریس شافعی فرماتے ہیں : فقہ میں مجھ پر سب سے زیادہ احسان امام محمد بن حسن کا ہے

ترجمہ اسی قاعدہ کے مطابق کیا گیا ہے۔ اس آیت کریمہ میں ''ذنب'' کی بظاہر حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نسبت کو قبول نہیں کیا گیا بلکہ عربی قواعد کے مطابق امت سے نسبت دی گئی ہے۔

حضرت عطاء بن عبداللہ خراسانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وہ شخصیت تھی جس نے حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کرنے والوں کی زیارت کی، اس سے بڑی سعادت اور کیا ہوگی؟ پچاسی سال کی عمر شریف پائی، علم فقہ، علم حدیث اور علم تفسیر میں یدطولیٰ رکھتے تھے۔ شب زندہ دار تھے، غریبوں اور مسکینوں کے ساتھ بیٹھتے تھے، ان کو تعلیم دیتے اور احادیث شریفہ بیان فرماتے۔ عمر رسیدہ، صاحب علم و فضل، متقی و پرہیز گار، عابد و زاہد شخصیت تھے۔ آخیر عمر میں نسیان کی وجہ سے کسی روایت میں سہو ہو جاتا ہے تو اس کی پوری شخصیت مجروح نہیں ہوتی کیونکہ اس وقت سہو کا سبب موجود ہے اس لئے حضرت رازی نے اُن کو ثقہ لکھا ہے اور امام مالک نے ان سے روایت کی ہے۔ پھر یہاں جو مسئلہ زیر بحث ہے اس کا تعلق تفسیر سے ہے نہ کہ روایت سے، تفسیر بھی انہوں نے نقل نہیں کی بلکہ عربی قواعد کے مطابق خود کی ہے۔ بعض کے نزدیک یہ دور از کار تاویل ہے لیکن ادب کی خاطر دور از کار تاویل سہی مگر یہ ان دلائل قاہرہ سے بہتر ہے جس سے حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان گھٹتی ہو۔

حضرت عطاء بن عبداللہ خراسانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ذنب کی امت کی طرف نسبت کر کے بہت سے فتنوں کا سدباب کر دیا ہے۔ اسلام میں سارے فتنے عظمت مصطفیٰ علیٰ صاحبھا الصلوٰۃ والسلام کو گھٹانے ہی سے پیدا ہوئے۔ حضرت عطاء خراسانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ادب نے ہی مجبور کیا کہ وہ آیۃ کریمہ کا یہ ترجمہ کریں۔ ان کے عشق و محبت نے گوارا نہ کیا کہ وہ ذنب کو حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نسبت دیں۔ یہ ترجمہ و تفسیر ان کی پاک باطنی کی بھی دلیل ہے۔

ماضی قریب میں اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے سورہ فتح کی آیت نمبر۲ کا ترجمہ کرتے ہوئے حضرت عطاء بن عبداللہ خراسانی تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پیروی فرمائی کیونکہ آپ فقیہ بھی ہیں، محدث بھی ہیں اور مفسر بھی ہیں۔ آپ کے زمانے میں گستاخانِ رسول نے سر اٹھایا تھا ان کی سرکوبی کے لئے یہ ترجمہ تریاق و اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔

علامہ سید شاہ حسین گردیزی نے اپنے مؤقف کی تائید میں بعض نئے دلائل بھی پیش کئے ہیں اور جزئیات پر بھی سیر حاصل لکھا ہے جو موضوع پر ان کی مضبوط گرفت کی دلیل ہے۔

اگر توفیق الٰہی شامل حال رہی تو فقیر ''فتح مبین'' کے عنوان سے اس موضوع پر مستقل مقالہ قلم بند کرے گا۔

☆☆☆ میں نے امام شافعی سے زیادہ کسی کو عقل والا نہیں پایا (ابو عبید) ☆☆☆